



سوال

مقلد شرک سے پاک بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا

جواب

سوال: اسلام علیکم (1) کیا مقلد امام (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے پیچھے نماز جائز ہوگی؟ اگر وہ شرک سے پاک ہوں مگر بدعتی ہوں۔ (2) کیا بریلوی عالم کے پیچھے نماز جائز ہوگی؟ (3) اگر کسی کے گھر کے قریب سلفی مسجد نہ ہو۔ مگر بریلوی اور تبلیغی مسلک کی مسجد ہو۔ تو اس مسجد میں

جواب: شرکیہ اور کفریہ عقائد رکھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں ہے جبکہ اہل بدعت یا فساق و فجار کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے اگرچہ ایک شخص کو کوشش ہی کرنی چاہیے کہ وہ امام اسی کو بنائے جو مستقی، پرہیزگار، قاری، کتاب و سنت کا عالم اور اس کا تبع ہو۔

شیخ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

سوال: کیا کسی شرکیہ افکار کے حامل اور بدعتی امام کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہے؟

الجملہ:

بدعت یا تو کفریہ ہوتی ہے جیسا کہ جھمیہ اور شیعوں اور رافضیوں، اور حلوئی اور وحدۃ الوجودیوں کی بدعت ہے، ان کی اپنی نماز بھی صحیح نہیں، اور ان کے پیچھے نماز ادا کرنا بھی صحیح نہیں، اور کسی کے لیے بھی ان کے پیچھے نماز ادا کرنی حلال نہیں

یا پھر بدعت غیر کفریہ ہوتی ہے، مثلاً نیت کے الفاظ کی زبان سے ادائیگی، اور اجتماعی ذکر وغیرہ جو کہ صوفیوں کا طریقہ ہے، ان کی اپنی نماز بھی صحیح ہے، اور ان کے پیچھے نماز ادا کرنا بھی صحیح ہے

مسلمان پر واجب ہے کہ وہ انہیں یہ بدعات ترک کرنے کی نصیحت کرے، اگر وہ مان جائیں تو یہی مطلوب ہے، وگرنہ اس نے اپنا فرض پورا کر دیا اور اس حالت میں افضل یہ ہے کہ کوئی ایسا امام تلاش کیا جائے جو سنت نبوی کی پیروی کرنے پر حریص ہو

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

وہ بدعات جن کی بنا پر آدمی اہل اہواء اور خواہشات میں شامل ہوتا ہے وہ جو اہل علم کے ہاں کتاب و سنت کی مخالفت میں مشہور ہے، مثلاً خوارج، اور رافضیوں شیعوں، اور قدریہ، مرجئہ وغیرہ کی بدعات ہیں

عبداللہ بن مبارک، اور یوسف بن اسباط رحمہم اللہ کا کہنا ہے:

تہتر فرقوں کی اصل چار ہے اور وہ یہ ہیں: خارجی، رافضی، قدریہ، اور مرجئہ

ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کو کہا گیا: تو پھر جھمیہ؟

ان کا جواب تھا: جھمیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے نہیں ہیں

جھمیہ فرقہ صفات کی نفی کرتا ہے، جو یہ کہتے ہیں کہ: قرآن مخلوق ہے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا جائیگا، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج نہیں ہوئی، وہ اپنے رب کی طرف اوپر نہیں چڑھے، اور

نہ ہی اللہ کو علم ہے نہ قدرت، اور نہ ہی حیا یعنی زندگی وغیرہ ذالک



اسی طرح معتزلہ اور متقلضہ اور ان کے قیصرین بھی کہتے ہیں، عبدالرحمن بن محمدی کا کہنا ہے: ان دونوں قسموں صحیحہ اور رافضیہ سے بچ کر رہو یہ دونوں بدعتوں میں سب سے برے اور شریر ہیں، اور انہی سے قرامطہ الباطنیہ داخل ہوئے، جیسا کہ نصیر یہ اور اسماعیلی فرقہ ہے، اور ان کے ساتھ اتحادیہ متصل ہیں، کیونکہ یہ سب فرعونی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اس دور میں رافضی رض کی بنا پر جمعی قدری ہیں، کیونکہ انہوں نے رض کے ساتھ معتزلہ کا مذہب بھی ضم کر لیا ہے، پھر وہ اسماعیلی، اور دوسرے زندقوں اور وحدۃ الوجود وغیرہ کے مذہب کی طرف جانکتے ہیں واللہ ورسول اعلم

دیکھیں: مجموع الفتاویٰ (415-414/35).

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

بدعتوں کے پیچھے نماز ادا کرنے کے متعلق یہ ہے کہ اگر تو ان کی بدعت شریکہ ہو مثلاً غیر اللہ کو پکارنا، اور لغیر اللہ کے لیے نذر و نیاز دینا اور ان کا کمال علم اور غیب یا کائنات میں اثر انداز ہونے کے متعلق اپنے مشائخ اور بزرگوں کے متعلق وہ اعتقاد رکھنا جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے بارہ میں نہیں رکھا جاسکتا، تو ان کے پیچھے نماز ادا کرنا صحیح نہیں اور اگر ان کی بدعت شریکہ نہیں، مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بااثر ذکر کرنا، لیکن یہ ذکر اجتماعی اور محسوس محسوس کر لیا جائے، تو ان کے پیچھے نماز ادا کرنا صحیح ہے، لیکن امام کو کسی غیر بدعتی امام کے پیچھے نماز ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ یہ اس کے اجر و ثواب میں زیادتی اور برائی اور منکر سے دوری کا باعث ہو اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے

دیکھیں: فتاویٰ البیہ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (353/7).

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب